گوہرِ مقصود

[illegible]

شعبۂ نشر و اشاعت

مدرسہ تعلیم القرآن وزیر پورہ آگرہ

فضائل درود شریف اور الفاظ درود شریف پر مشتمل رسالہ

گوہر مقصود

یعنی

گلدستۂ صلوٰۃ وسلام و درود

بہ جناب

سیدنا ومولانا حضرت حامد واحمد، محمد ومحمود

صلی اللہ علیہ وسلم

عبد القدوس رومی مفتی شہر

جامع مسجد آگرہ

ناشر

مدرسہ تعلیم القرآن وزیرپورہ آگرہ - یوپی

نام کتاب ——— گوہر مقصود

مصنف ——— حضرت مولانا حافظ قاری عبد القدوس صاحب رومی
مفتی شہر آگرہ

ناشر ——— مدرسہ تعلیم القرآن وزیر پورہ۔ آگرہ

کاتب ——— محمد صدیق المظاہری۔ آگرہ ۲

مطبع ——— جواہر لیتھو پریس کشمیری بازار آگرہ ۲

قیمت ———

ملنے کے پتے

۱۔ مدرسہ تعلیم القرآن وزیر پورہ۔ آگرہ

۲۔ دار الافتاء، جامع مسجد۔ آگرہ

۳۔ مسجد ٹیلہ خرادیان، صابن کٹرہ۔ آگرہ

۴۔ سرکار بکڈپو، شعیب محمدیہ انٹر کالج۔ آگرہ

دیباچۂ طبع ثانی

گوہر مقصود کا یہ دوسرا ایڈیشن جناب کے پیشِ نظر ہے۔ یہ رسالہ اب سے تقریبًا اٹھارہ سال پہلے اُس وقت لکھا گیا تھا جب احقر مفتی شہر کی حیثیت سے اس شہر میں نووارد تھا، زیادہ لوگوں سے واقفیت نہ تھی۔

اپنے مخلص قدیم جناب حکیم سید سلطان احمد صاحب نیازی سے راہ و رسم ہو چکی تھی، اُن کے ہی تعاون و کرم فرمائی سے یہ کتاب چھپی تھی۔

اسے سوء اتفاق کہئے یا کچھ اور ہوا یہ کہ رسالہ کو کسی اچھے کاتب کی کتابت نہ مل سکی اور کتاب خاطر خواہ نہ چھپی۔

اس وقت سے برابر یہ خواہش رہی کہ کسی طرح دوبارہ یہ کتاب اچھی کتابت و طباعت کے ساتھ چھپ جاتی تو اپنی محنت کچھ تو شاید وصول ہی ہو جاتی۔

اب ادھر کچھ دنوں سے برادرم امام الدین صاحب مہتمم تعلیم القرآن وزیر پور نے اپنے مدرسہ میں شعبۂ نشر و اشاعت قائم کر کے کچھ مفید تبلیغی چیزیں شائع کیں تو خیال ہوا کہ یہ رسالہ بھی مدرسہ کو دیدیا جائے اگر وہ حضرات چاہیں تو اسے اپنے مدرسہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع کر دیں۔

مہتمم صاحب کی آمادگی پر یہ کتاب نظر ثانی اور ضروری تصحیح کے بعد دوبارہ اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے عام مسلمانوں کے حق میں نافع و مفید بنائے اور احقر مؤلف رسالہ نیز اس کے ناشرین و معاونین کے حق میں ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین وصلی اللہ علی النبی الامین

عبد القدوس رومی مفتی شہر

۲۵ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۸۸ء

نوٹ: اس رسالہ کی اشاعت کے لئے مدرسہ تعلیم القرآن کے خصوصی معاون وکرم فرما جناب انصار حسین صاحب ساکن کھاری کنواں آگرہ نے بطور خاص تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعاون کو قبول فرمائے آمین۔

بندہ امام الدین
مہتمم مدرسہ

دیباچۂ طبع اوّل

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ النبی الامین سیدنا ومولانا محمد
خاتم النبیین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ اجمعین

امابعد: یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کی وجہ تالیف یہ ہوئی کہ ان دنوں علامہ شہاب الدین الابشیہی کی مشہور تصنیف "المستطرف" احقر کے زیر مطالعہ تھی۔

دورانِ مطالعہ ایک چہل حدیث جو فضائل درود شریف پر مشتمل تھی نظر پڑی، خیال ہوا کہ اس چہل حدیث کو کیوں نہ علیحدہ ترتیب دیکر شائع کر دیا جائے کہ مثل مشہور "ہم خرمہ وہم ثواب" کا صحیح مصداق ہو یعنی ایک طرف تو درود شریف کے فضائل ہدیۂ ناظرین ہوں اور دوسری طرف اُمت کیلئے چالیس حدیثوں کے جمع کرنے کی جو فضیلت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہیں اسکے حصول کی سعادت احقر کو نصیب ہوجائے۔

حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "جو شخص میری امت کے لئے چالیس حدیثیں ایسی محفوظ کر دے گا جو ان کے دین میں کام آئیں تو اللہ تعالیٰ روز قیامت زمرۂ علماء میں

اس کا حشر فرمائیں گے اور میں اس کے لئے گواہ اور شفارشی بنوں گا۔

حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ نے فضائل قرآن کے خطبے میں اس حدیث کی شرح میں یہ توضیح فرمادی ہے کہ وہ چالیس حدیثیں بھی عام ہیں کہ سب صحیح ہوں، یا حسن یا معمولی درجہ کی ضعیف، جن پر فضائل اعمال میں عمل جائز ہو۔"

درود شریف کی فضیلت اور اس کی اہمیت جس درجہ کی ہے اس کے پیش نظر میں نے ان احادیث کے نقل کرنے میں صرف "المستطرف" کی نقل پر اعتماد کرتے ہوئے یہاں نقل کر دیا ہے ان کی اسناد کی تخریج و تحقیق نہیں کی جس کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرماکر ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

اس رسالہ میں اصل مقصود تو ان احادیث ہی کو جمع کرنا تھا جو درود شریف کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں لیکن مناسب معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ ساتھ صلوٰۃ وسلام کے جو صیغے اور الفاظ و کلمات احادیث میں آگئے ہیں (جنھیں حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ نے نشر الطیب اور زاد السعید میں اور حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ نے فضائلِ درود شریف میں نقل فرمایا ہے) وہ بھی ان کے ساتھ شامل کر دیئے جائیں تو مزید فائدہ کا سبب ہو اس خیال کے تحت فضائل درود شریف لکھنے کے بعد ہی صلوٰۃ وسلام کے وہ الفاظ بھی شامل کر دیئے گئے ہیں جو خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے

منقول ہیں کیونکہ جتنی فضیلت ان درودوں کی ہے جو زبانِ فیض ترجمان سے اُمّت کو تعلیم و تلقین کئے گئے ہیں اتنی فضیلت کسی دوسرے درود سلام کے لئے ممکن نہیں ہے، آخر تو آپ آپ ہیں اور اُمّت اُمّت ہے، کسی اُمّتی کا درود و سلام آپ کے تعلیم فرمائے ہوئے درود و سلام کی فضیلت کیسے حاصل کر سکتا ہے بالخصوص جبکہ آیت قرآنی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی[1] (وہ تو جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی خداوندی ہوتی ہے) پیش نظر رکھی جائے تو حدیث میں آئے ہوئے الفاظ صلوٰۃ و سلام تعلیم ربانی ثابت ہوتے ہیں۔

یہ رسالہ چونکہ نہایت ہی مختصر ہے اس لئے فضائل درود کی احادیث کا صرف ترجمہ ہی پیش کیا جا رہا ہے کہ عام مسلمانوں کے لئے اسی کی ضرورت ہے اہلِ علم حضرات اصل کتاب "المستطرف" کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔

اور صلوٰۃ و سلام کے الفاظ پر مشتمل احادیث کے صرف عربی الفاظ لکھے جا رہے ہیں ان کا ترجمہ غیر ضروری سمجھا گیا ہے کیونکہ پڑھنا عربی ہی میں ہے، معانی کی تفصیل غیر ضروری ہے پڑھتے وقت اتنی بات ذہن میں رکھنا کافی ہوگا کہ ان سب کلمات کا خلاصہ و ماحصل یہی ہے کہ

"اے اللہ ہمارے سردار سرورِ کائنات فخرِ موجودات خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام نازل فرما۔"

عبد القدوس رومی مفتی شہر

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

وہ چلا بُراق پہ جس گھڑی تو زمیں کے بعد ہوا میں تھا
رہی پیچھے تھک کے ہوا ادھر وہ ہوا کے آگے فضا میں تھا
ہوئی دم زدن میں فضا بھی طے وہ فضا سے بڑھ کے سما میں تھا
کششِ اور بڑھ گئی عشق کی وہ سما سے قربِ خدا میں تھا
تو ملک پکارے کہ مصطفٰے بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

ہوئی عرش و فرش کی جب بنا تو زمانہ تیرہ و تار تھا
نہ قمر کی چاندنی کا نشاں، نہ پتہ تھا پر تو مہر کا
جو حجاب راز سے دفعتہً یہی نورِ پاک چمک اُٹھا
تو فضا میں شور درود تھا کہ جہاں کا رنگ بدل گیا
گئی تیرگی ہوا چاند نا کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

یہ وہ ذات ہے جسے حق نے رکھا جلالتوں کے حجاب میں
اسی برقِ حُسن کا گھر کبھی تھا تجلیوں کے سحاب میں
یہ وہ ذات ہے کبھی جس کا سایہ نظر نہ آسکا خواب میں
اسے لاکھوں غوطے دیئے گئے ہیں فضیلتوں کے گلاب میں
اسے ایسا پاک بنا دیا حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

وہ نبی کی شانِ کمال تھی کہ درود بھیجتا تھا خدا
یہی شور صَلِّ عَلَی النَّبِی کا ملائکہ میں سدا رہا
شب و روز شام و سحر ہمیشہ وہ رحمتوں میں گھرا ہی تھا
مگر اس کی اُمتِ خاص کا جو اُداس چہرہ نظر پڑا
تو خدا نے حکم یہ دیدیا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ترجمہ چہل حدیث

متعلقہ فضائل درود شریف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

(۱) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اُس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں اُس پر خدائے کریم درود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درود بھیجے تو اس پر تو دنیا کی ہر چیز درود بھیجتی ہے۔

(۲) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگراں فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرما دیتے ہیں کہ تین دن تک اس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

(۳) جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درود سے ایک فرشتہ پیدا فرما دیتے ہیں جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اس کی گردن اور اس کا سر عرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے

نبی پر درود بھیج رہا ہے"۔

(۴) جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے اور جو دس بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درود بھیجتا ہے اور جو سو بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور جو ہزار بار درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

(۵) جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے حق میں دس نیکیاں لکھتے ہیں اس کی دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اسکے دس درجے بلند کرتے ہیں۔

(۶) فرمایا کہ:- ایک دن (حضرت) جبریل میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی اُمّت میں سے جو شخص آپ پر تین بار درود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہو گا تو بیٹھنے سے پہلے اُس کی مغفرت ہو جائے گی اس وقت آپ یہ سُن کر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گئے"۔

(۷) فرمایا کہ:- "جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجے گا تو اس کے چالیس سال کے (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جائیں گے"۔

(۸) فرمایا کہ :- "جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اسی سال گناہ (صغیرہ) معاف فرما دیں گے۔"

(۹) فرمایا کہ :- "جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اُس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اُس شخص کو جنّت کی خوشخبری سُنا دے جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کے لئے تحفہ لے کر جاتے ہو۔"

(۱۰) فرمایا کہ :- "جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو بار درود بھیجتا ہے تو اُس دن اُس کی سو ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔"

(۱۱) فرمایا کہ :- "مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے۔"

(۱۲) فرمایا کہ :- "جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھ لے اُسے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔"

(۱۳) فرمایا کہ :- "(حضرت) جبریل علیہ السّلام میرے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ جب بھی کوئی شخص آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس پر درود بھیجتے ہیں۔"

(۱۴) فرمایا کہ :- "وہ دُعا جو میرے درود کے بعد ہو وہ نامقبول نہیں ہوتی

ہے" (یعنی ضرور قبول کرلی جاتی ہے)

(۱۵) فرمایا کہ :۔ "مجھ پر درود بھیجنا، پُل صراط کے لئے نور و روشنی ہے وہ شخص دوزخ میں نہ داخل ہوگا جو مجھ پر درود بھیجتا ہے"

(۱۶) فرمایا کہ :۔ "جو شخص مجھ پر درود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُنیا و آخرت کی ضرورت پوری فرمادے گا"

(۱۷) فرمایا کہ :۔ "جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو جنت کا راستہ بھٹک جائے گا"

(۱۸) فرمایا کہ :۔ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہلِ خانہ پر درود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے"

(۱۹) فرمایا کہ :۔ "اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کی برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اس میں مجھ پر درود نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی"

(۲۰) فرمایا کہ :۔ "میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے"

(۲۱) فرمایا کہ :۔ "جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود استعمال کیا تو فرشتے اس پر برابر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا"

(۲۲) فرمایا کہ :۔ "اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (گماشتے) زمین میں گشت

لگاتے رہتے ہیں جو مجھ کو میری اُمت کا درود پہنچاتے ہیں تو میں اُن کے لیئے مغفرت چاہتا ہوں "

(۲۳) فرمایا کہ "جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا میں روزِ قیامت اُسکا شفیع اور سفارشی بنوں گا اور جو مجھ پر درود نہ بھیجے گا تو اس سے بے تعلق ہوں "

(۲۴) فرمایا کہ "قیامت میں ایک جماعت کے لیئے جنّت کا حکم ہو گا وہ لوگ راستہ بھٹک جائیں گے (حضرات صحابہ کرامؓ) نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہو گا ۔ آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے (دنیا میں) میرا نام سُنا اور مجھ پر درود نہیں بھیجا "

(۲۵) فرمایا کہ "ایک شخص کے حق میں دوزخ کا حکم کیا جائے گا تو میں کہوں گا اسے میزان (ترازوئے حشر) کی طرف لوٹا لاؤ تب میں ایک چیز جو (بہت چھوٹی) چیونٹی جیسی میرے پاس ہوگی اس کے لیئے ترازو میں رکھوں گا اور وہ چیز مجھ پر درود ہوگی پھر تو اس کی ترازو جھک جائیگی اور اعلان کر دیا جائیگا کہ فلاں شخص خوش قسمت ہو گیا "

(۲۶) فرمایا کہ "جس محفل میں بھی لوگ جب کبھی اکھٹے ہوئے ہوں اور مجھ پر درود پڑھے بغیر متفرق و منتشر ہو گئے ہوں تو یہ لوگ اِن لوگوں کی طرح ہیں جو کسی میّت کے پاس سے متفرق ہو گئے ہوں اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو (جس طرح میّت کے لیئے غسل ضروری ہے اسی طرح ہر محفل میں درود پڑھنا بھی ضروری ہے) ورنہ وہ محفل اس میّت کی مانند ہوگی جسے غسل نہ دیا گیا ہو "

(۲۷) فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اسے تمام مخلوق کے نام دے دیئے ہیں تو اب قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ مجھے اس کے نام کے ساتھ پہنچائے گا اور وہ کہے گا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں کے بیٹے فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

(۲۸) فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجنا گناہ کو اتنا زیادہ مٹاتا ہے کہ تختی کی روشنائی کو پانی بھی اتنا نہیں مٹاتا ہے۔"

فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا کلام زبان سے اور روح بدن سے قریب ہے تو پھر تم نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔"

(۲۹) فرمایا کہ: "ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا حکم دیا جس پر اللہ تعالیٰ کو غضب آگیا تھا مگر اس فرشتہ کو کچھ رحم آگیا اور اس نے تعمیل حکم (شہر کو اکھیڑ پھینکنے) میں جلدی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کو اس فرشتہ پر بھی غصہ آگیا اور اس کے بازو توڑ دیئے۔ حضرت جبریلؑ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے اپنی تکلیف بیان کی جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے چنانچہ

اس فرشتے نے درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کا قصور معاف فرمادیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت سے اس کے بازو اسے واپس کر دیئے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

(۴۱) فرمایا "جس شخص نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار درود پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس کی نماز قبول کر لی جائے گی اس کی ضرورت پوری کی جائے گی اور اس کی دعا رد نہ کی جائے گی۔"

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پر درود بھیجنے کے متعلق سوال کیا تو:

(۴۲) آپ نے فرمایا کہ "مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور (یوں) کہو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" (مطلب یہ ہے کہ درود شریف میں آپ کے نامِ نامی کے ساتھ آل واصحاب کو بھی شامل کر لیا جائے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۴۳) فرمایا کہ "مجھ پر درود بھیجتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے (اس سے تمہارے ایمان واسلام

کی صفائی ہوتی رہے گی) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرتے رہا کرو۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما رکھا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے:

(۴۴) فرمایا کہ: "اس شخص کی نماز نہیں (مکمل) جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا ہو"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۴۵) فرمایا کہ: "اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

(۴۶) فرمایا کہ: "جس شخص نے درود بھیجنے کی صورت میں یوں) کہا کہ جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا خَيْرًا اَوْ جَزَى اللهُ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ اَهْلُهُ"

"(اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جانب سے جزائے خیر دے یا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزائے جزا دے کہ جو ان کی شایانِ شان ہو) تو اس شخص نے اپنے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا (وہ اس مختصر سی دعا کی تفصیل لکھتے لکھتے تھک جائیں گے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۳۷) فرمایا کہ: "اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو (جس طرح قبر میں رہنے والے عبادت نہیں کرتے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں بھی) مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تم کو چاہیئے جہاں بھی رہو۔ تمہارے درود مجھ تک پہنچتے رہیں"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۳۸) فرمایا کہ: "جب بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتے ہیں تاکہ اس کے درود کا جواب دوں (روح لوٹانے کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں اور درود کی خبر پاکر درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔)

(۳۹) فرمایا کہ: "روزِ قیامت تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا رہا ہوگا"

(۴۰) فرمایا کہ: "جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں سامنا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اسکو چاہیئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے کیونکہ جو شخص روزانہ پانچسو مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا تو کبھی تنگدست نہ ہوگا اسکے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے

اس کی تمام غلطیاں معاف کر دی جائیں گی اور ہمیشہ خوش خرم رہے گا۔ اس کی دعا قبول ہو گی اس کی تمنائیں پوری ہوں گی دشمن کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی اور وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جو جنت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہوں گے۔
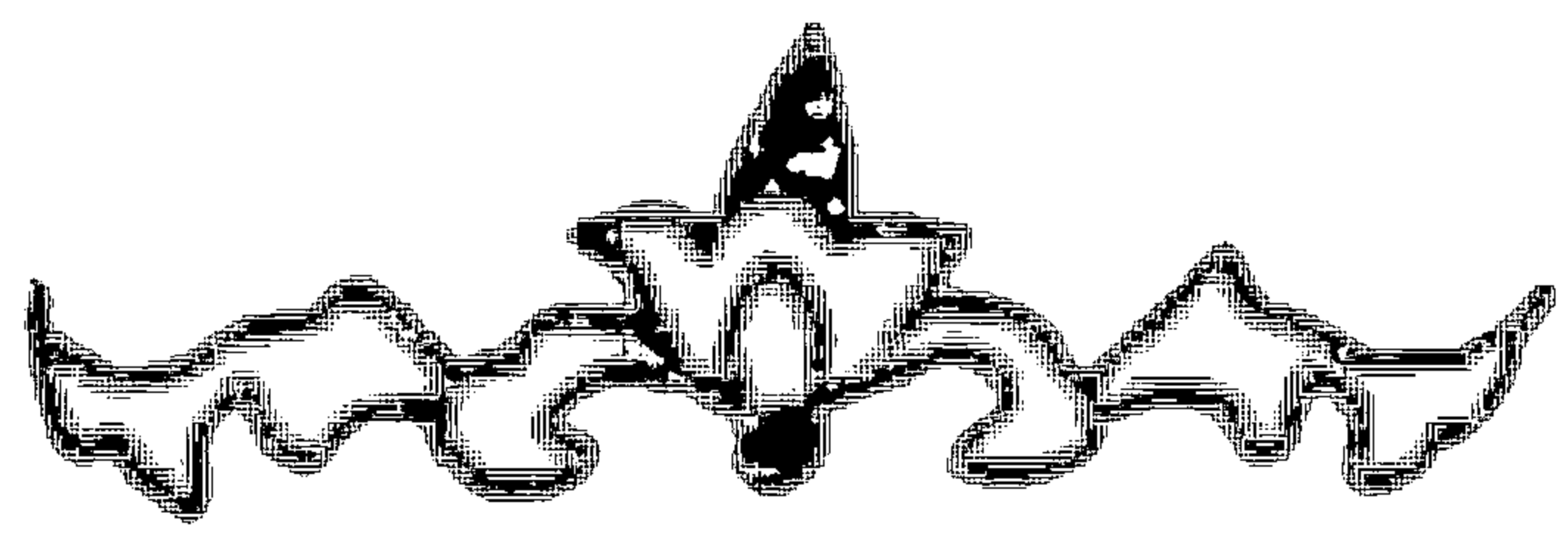
قطعہ مولانا جامی علیہ الرحمہ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَر مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْر لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

ترجمہ رومی

اے صاحبِ جمالِ نبی، سیّد البشر روئے منیر سے ترے روشن ہوا قمر
مدحت کسی سے ہو نہ سکی جیسی چاہیئے اللہ کے بعد آپ ہیں بس، قصّہ مختصر
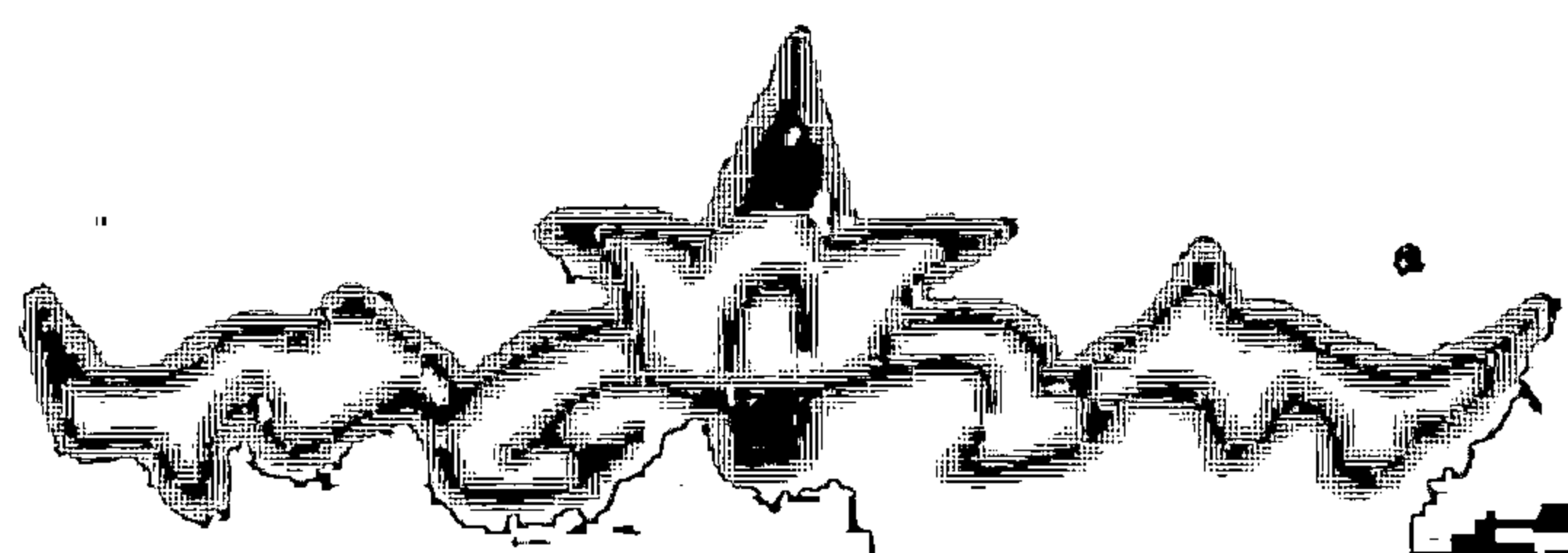
چہل حدیث درود

(١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

(٢) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔

(٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔

(٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۱۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

⑭ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

⑮ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

⑯ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(١٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(١٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(١٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ۔

(٢٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَكُوْنُ لَكَ رِضًی وَّلَهٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ -

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلٰوۃُ اللّٰهِ وَصَلٰوۃُ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ -

(۲۴) اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

(۲۵) وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

(۲۶) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(۲۷) اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔

(۲۸) اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

(۲۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

(۳۰) بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ ۔

(۳۱) اَلتَّحِیَّاتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

(۳۲) بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ ۔

(۳۳) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ وَالصَّلٰوتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

(۳۴) بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلٰوتُ لِلّٰہِ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ شَہِدْتُّ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شَہِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

(۳۵) اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلٰوتُ الزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔

(۳۶) اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلٰوتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔

(۳۸) اَلتَّحِیَّاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۳۹) اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۴۰) بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

توسل بافضل الرسل

اس رسالہ کی جمع و ترتیب کے دوران علامہ سمہودی کی کتاب "وفاء الوفاء" میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے توسل حاصل کرنے کے متعلق ایک بحث نظر آئی جس میں اصل مسئلہ کے دلائل کے ساتھ ساتھ حکایات، واقعات بھی پیش کئے گئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ مختصراً اس کو بھی ہدیۂ ناظرین کیا جائے۔

جس طرح یہ حقیقت محتاج بیان نہیں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں اعلیٰ و اکمل اور سب سے بہتر و برتر ہیں جیسا کہ علامہ جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور جیسا کہ حضرت مولانا قاسمؒ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں ؎

تو فخر کون ومکاں زبدۂ زمین و زماں ؛ امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اور جس طرح حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ان جملہ کمالات میں کمال کا پہلو بھی اسی بنا پر آیا ہے کہ وہ آپ کی ذات والاصفات سے متعلق ہو گئے کیونکہ ہم جب یہ مانتے ہیں کہ آپ کی ذات بابرکات ہی باعثِ تخلیقِ عالم اور آپ کا نور ہی اوّل موجودات ہے تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے جن جن صفات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو متصف فرمانا چاہا ہوگا انھیں صفات میں کمال و حسن کا پہلو بھی رکھا ہوگا جیسا کہ استاذی حضرت اسعد رامپوری فرماتے ہیں ؎

رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے
نبوّت نازکرتی ہے کہ ختم الانبیاء تم ہو

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نہ صرف یہ کہ منبع کمالات و مجمع صفات ہے بلکہ بلکہ آپ کی ذات شریف معیارِ کمالات بھی ہے جو صفت کمال آپ میں موجود نہ ہو درحقیقت وہ کمال ہی نہیں۔

اس تمہید کے بعد اب مسئلہ توسّل میں علامہ سمہودی کی تمام بحث کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ خلاصۂ بحث یہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے توسّل حاصل کرنے کی چار صورتیں ہیں :-

۱۔ آپ کی تخلیقِ عنصری سے پہلے آپ کا توسّل۔
۲۔ آپ کی ولادت ظاہری و عنصری کے بعد آپ کا توسّل۔
۳۔ آپ کی وفاتِ عنصری و ظاہری کے بعد آپ کا توسّل۔
۴۔ عالمِ محشر اور قیامت میں آپ کی شفاعت و توسّل۔

مختلف احادیث سے ان سب کا ثبوت ملتا ہے پہلی صورت کے لئے وہ مشہور روایت ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اپنے قصور کی معافی کے لئے آپ کا توسّل چاہا ہے اور فرمایا ہے کہ میں نے اپنی پیدائش کے بعد جب سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر کلمہ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

پوری روایت طبرانی و حاکم نے نقل کی ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح بھی کی ہے۔

دوسری صورت کے لئے بھی طبرانی کی وہ مشہور روایت ہے جس میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی کو ایک دُعا تعلیم فرمائی ہے جس میں آپ کے توسّل سے حاجت (یعنی بینائی) طلب کی گئی ہے اور وہ پوری ہوئی ہے۔

(طبرانی عن عثمان بن حنیفؓ)

تیسری صورت کے لئے بھی انھیں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے جس میں انھوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے بعد ایک شخص کو وہی دعا تعلیم فرمائی ہے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نابینا صحابی کو تعلیم فرمائی تھی) اور اس شخص کی حاجت بھی اس توسل کی برکت سے پوری ہو گئی ہے۔ (طبرانی معجم کبیر) وہ دعا یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ (یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔

چوتھی صورت یعنی قیامت میں توسل کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ یہ صورت تو ایسی ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے۔ (محتاج اثبات نہیں ہے)

علامہ سمہودیؒ کی بحث توسل کا خلاصہ ختم ہوا)

انھیں دلائل کی روشنی میں ہمارے اکابر توسل کے جواز بلکہ اس کے مفید ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ تعلیم الدین میں ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔
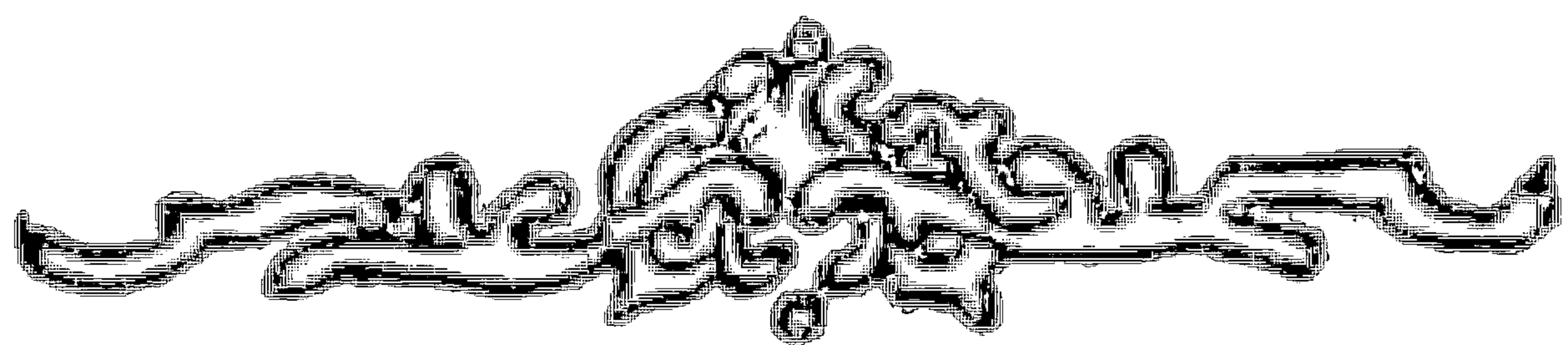
توسّل کے سلسلہ میں چند حکایاتؒ

اس بحث کے بعد علامہ سمہودی نے شیخ محمد بن موسیٰ بن نعمان کی کتاب "مصباح الظلام" سے چند حکایات نقل فرمائی ہیں:

حکایت نمبر ۱: حضرت محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والد صاحب کے پاس اسّی دینار (اشرفی) بطور امانت رکھے اور یہ اجازت دے دی کہ اگر تمہیں کسی وقت ضرورت ہو تو خرچ کر سکتے ہو وہ شخص تو اپنی امانت رکھ کر جہاد پر باہر چلا گیا اور یہاں کچھ ہی دنوں بعد ان کے حالات کچھ تنگ ہو گئے مجبوراً انہوں نے وہ روپے (اشرفیاں) خرچ کر دیئے۔ ایک روز وہ شخص میرے والد صاحب کے پاس آ پہنچا اور اُن سے اپنی اشرفیاں طلب کیں۔ والد صاحب نے کہا کہ مجھے کل آنا، وہ چلا گیا اب جب رات ہوئی تو والد صاحب کبھی مزار مبارک کی پناہ لیتے اور کبھی آپ کے ممبر شریف کی پناہ لیتے یہاں تک کہ اسی آہ و فریاد کی حالت میں صبح ہونے کو ہی تھی کہ اندھیرے میں کوئی شخص آیا اور بولا اے محمد یہ لو! یہ سُنکر میرے والد صاحب نے جو ہاتھ بڑھایا تو ایک تھیلی ہاتھ میں آئی جس میں اسّی اشرفیاں تھیں۔ چنانچہ جب صبح ہوئی اور وہ شخص آیا تو انہوں نے وہ اشرفیاں اسکو دے دیں۔

حکایت ۲ : حضرت ابوالخیر الاقطع فرماتے ہیں کہ میں مدینۃ الرسول علیٰ صاحبہا التحیۃ والتسلیم میں داخل ہوا اور اس وقت میں فاقہ سے تھا اسی حالت میں میں پانچ دن تک وہاں مقیم رہا ایک دھیلہ بھی میرے منہ میں نہیں گئی ایک روز مرقد شریف کے سامنے حاضر ہوا اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام پیش کیا اور میں نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کا مہمان ہوں (یہ کہہ کر) میں وہاں سے ہٹ گیا اور مزار شریف کے عقب میں سو گیا، خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی داہنی جانب، حضرت عمر فاروقؓ بائیں جانب اور حضرت علیؓ آپ کے سامنے تھے۔ حضرت علی نے مجھے جگایا اور کہا اُٹھو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، میں اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا تو آپ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی جس کا آدھا حصہ میں کھا گیا۔ اس کے بعد میں بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں آدھی روٹی موجود ہے۔

حکایت ۳ : حضرت ابو عبداللہ محمد بن ابی زرعۃ الصوفی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (ابوزرعہ) اور ابی عبداللہ بن خفیف کے ہمراہ مکہ کا سفر کیا راستہ میں ہمیں سخت قسم کے فاقہ کا سامنا کرنا

پڑا اسی حالت میں ہم مدینتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے
اور وہاں اسی طرح بھوک کے لپٹ رہے ہیں اس وقت سن بلوغ کو
نہیں پہنچا تھا لہذا میں بار بار اپنے والد کے پاس جاتا (بھوک سے
پریشان تھا) اور کہتا کہ مجھے بھوک لگی ہے ۔ آخر میرے والد
صاحب مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور بولے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں آج کی رات آپ کا مہمان ہوں اور ذرا
دیر وہیں گردن جھکا کر مراقبہ میں بیٹھ گئے ، تھوڑی دیر میں
اپنا سر اوپر اٹھا لیا اور کبھی رونا کبھی ہنسنا شروع کر دیا ان
سے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے میرے ہاتھ میں چند درہم رکھ دیئے
ہیں یہ بتانے کے بعد جو انھوں نے ہاتھ کھولا تو اس میں چند
درہم تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت دی کہ ہم شیراز
تک واپس لوٹ آئے جب بھی ہم اُن ہی میں سے خرچ کرتے
رہے ۔

حکایت ۲ : شریف ابو محمد عبد السلام بن عبد الرحمن
الحسین الفارسی کہتے ہیں کہ میں مدینتہ النبی صلی اللہ علیہ صاحبہا
میں تین دن مقیم رہا ان دنوں میں نے کسی سے کھانا نہیں مانگا پھر
میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر شریف کے قریب آیا اور دو رکعت
نماز پڑھی اور میں نے کہا اے نانا جان میں بھوکا ہوں اور آپ سے ثرید

کی آرزو کرتا ہوں پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور میں سو گیا ابھی میں سو ہی رہا تھا کہ ایک دم سے کوئی شخص مجھے جگانے لگا میں اُٹھ بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ اس شخص کے ساتھ کاٹھ کا ایک پیالہ ہے جس میں ثرید ہے اور خوب گھی اور گوشت ہے اُس آدمی نے مجھ سے کہا کھاؤ میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کہاں سے آئی وہ بولا میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ تین دن سے اس کھانے کی فرمائش اور خواہش کر رہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ میرے لئے کچھ پیسوں کا بندوبست فرمایا تو میں نے یہ کھانا تیار کیا اور سو گیا تو خواب میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ تمہارا ایک بھائی اس کھانے کی مجھ سے خواہش کر رہا ہے اسے کھلا دو۔

حکایت ۵ :۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں سند کیساتھ مجھ سے نقل کیا ہے کہ ثابت بن احمد بغدادی کہتے ہیں کہ انھوں نے مدینہ شریف میں ایک شخص کو دیکھا کہ فجر کی اذان قبر شریف کے پاس کہی اور اس میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا تو مسجد کے خادموں میں سے ایک خادم اس کے پاس آیا اور ایک تھپڑ رسید کر دیا وہ شخص رونے لگا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب کے حضور میں میرے ساتھ یہ سلوک کیا گیا تو اس خادم کو فالج پڑ گیا اور لاد کر گھر پہنچایا گیا۔ پھر تین دن بعد انتقال بھی ہو گیا۔ اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ

غَضَبِكَ وَغَضَبِ رَسُوْلِكَ وَنِسَاءَ لَكَ رَحْمَتَكَ وَ شَفَاعَةَ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ عَلَيْهِ صَلٰوتُكَ وَسَلَامُكَ۔

حکایت ۶ : عبدالسلام بن ابی القاسم صقلی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک ثقہ شخص نے اپنا یہ واقعہ بیان کیا جس کا نام وہ بھول گئے وہ شخص کہتے ہیں کہ میں مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اس وقت میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز بھی نہ تھی چنانچہ میں بھوک سے بیحد کمزور ہو گیا تو میں حجرہ شریف کے قریب آیا اور میں نے عرض کیا۔

"یا سیّد الاولین والآخرین میں مصر کا باشندہ ایک انسان ہوں جناب کے پڑوس میں مجھے پانچ مہینے ہوئے ہیں اور میں بیحد کمزور ہو گیا ہوں میں نے اپنے دل میں یہی کہا ہے کہ میں سوال تو اللہ اور اس کے رسول ہی سے کروں گا کہ میرے بس میں کسی ایسے شخص کو کر دے جو مجھے شکم سیر کر دے۔ (خوب پیٹ بھر کھلا دے) یا مجھے میرے گھر تک پہنچا دے" یہ کہنے کے بعد حجرہ شریف کے قریب میں نے خوب دعائیں مانگیں اور پھر ممبر کے پاس بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص حجرہ شریف میں داخل ہوا اور کھڑے ہو کر کچھ بات کرتا رہا اور کہتا رہا نانا جان، نانا جان پھر وہ میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کھڑے ہو میں کھڑا ہو کر اس کے ساتھ ہو لیا وہ مجھے لے کر

باب جبریل سے نکلا اور بقیع سے آگے بڑھ کر ایک خیمہ میں پہنچا جس میں ایک لڑکی تھی اور ایک لڑکا ان دونوں سے کہا اٹھو اپنے مہمان کے لئے کھانا پکاؤ، لڑکے نے لکڑی جمع کرکے آگ جلائی اور لڑکی نے موٹی روٹی پکائی اور مجھے وہ باتوں میں لگائے رہا یہاں تک کہ وہ لڑکی روٹی لے کر آگئی اور عمدہ کھجور بھی لے آئی۔ اب اس نے مجھ سے کہا کھاؤ میں تھوڑا کھا کر رک گیا تو اس نے کہا اور کھاؤ میں نے اسے بتایا کہ میں نے کئی مہینوں سے گیہوں نہیں کھایا تھا تو اس نے بقیہ بچا ہوا سب کھانا اور دو صاع کھجور توشہ دان میں رکھ دیا اور مجھ سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے میں نے اپنا نام بتایا تو کہنے لگا تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آئندہ تم میرے نانا سے شکایت نہ کرنا انھیں یہ بات بہت گراں گذرتی ہے اور اس وقت سے جب بھی تمہیں بھوک لگے گی تمہاری خوراک تم کو پہنچ جایا کرے گی تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ تمہارے جانے کی کوئی سبیل نکال دے۔ پھر اس نے اس لڑکے سے کہا انھیں لیجاؤ اور میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف تک پہنچا کر آؤ اب میں اس لڑکے کے ساتھ چل کر بقیع تک پہنچا تو میں نے اس سے کہا تم لوٹ جاؤ اب تو میں پہنچ ہی گیا اس نے کہا اے جناب اللہ

جاتا ہے میں آپ کو چھوڑ نہیں سکتا جب تک آپ کو حجرہ شریفہ تک نہ پہنچا دوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے آقا کو اسکی خبر فرما دیں۔

چنانچہ اس نے مجھے حجرہ تک پہنچا دیا اور الوداع کہہ کر رخصت ہوا۔ اب میں وہاں ٹھہرا رہا اور چار دن تک وہی کھانا کھاتا رہا جو اس نے مجھے دیا تھا۔ پھر جب مجھے بھوک لگی تو وہی لڑکا میرے لئے کھانا لے آیا اسی طرح برابر جب مجھے بھوک لگتی تو وہ کھانا لاتا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے وہاں سے روانگی کی سبیل پیدا فرما دی۔

حکایت ۱۰ ابو العباس بن نفیس المقری الضریر کہتے ہیں کہ میں مدینہ شریف میں تین دن بھوکا رہا پھر مزار شریف پر حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوکا ہوں پھر میں سو گیا (کمزوری کی حالت میں) یہاں تک کہ کسی لڑکی نے مجھے پیر سے ہلایا تو میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا وہ بولی تیار ہو جاؤ میں اس کے ساتھ اس کے گھر گیا تب اس نے میرے آگے روٹی اور کھجور، گھی لا کر رکھا اور کہا کھاؤ ابو العباس مجھے میرے نانا جان نے اس کا حکم فرمایا ہے اور تمہیں جب بھی بھوک لگے تم میرے پاس آجانا۔

علامہ سمہودی نے اس حکایت کے بعد ابو سلیمان داؤد

سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے مواقع میں جس کو کسی کی میزبانی وغیرہ کا حکم فرماتے ہیں وہ آپ کی ذریات طیبات ہی میں سے ہوتا ہے۔ خاص کر جب کسی کو کھانا کھلانا منظور ہوتا ہے۔ کیونکہ شریف لوگوں سے جب کوئی کھانا چاہتا ہے تو وہ اس سلسلہ میں اپنے ہی سے پہل کرتے ہیں لہذا آپ جو کہ سید الاشراف ہیں آپ کے حسن خلق کا بھی یہی تقاضا ہے کہ آپ کی ذریت ہی میزبانی کے فرائض انجام دے۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگان دین کے طفیل میں ہمیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور آپ کی سنت کا اتباع نصیب فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

عبد القدوس رومی
مفتی شہر آگرہ